آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد۔ (۳- گلی ۵۶- شالیمار ۲/۶) کاغذ طباعت سرورق اعلیٰ۔ صفحات ۳۹۲۔ قیمت قسم عام (سرورق آرٹ کارڈ) ۸۰ روپے۔ مجلد ۱۰۰ روپے۔

اس کتاب کے آنے سے جو مسرت ہوئی وہ ایسی تھی جیسے "ماہ سوئے آسمان آید ہمے" والی غزل میں رکہ دکی نے سمودی تھی۔ دائرۂ تحقیق میں ہم اپنے جماعتی پھیلاؤ اور دوسری رنگا رنگ دلچسپیوں کے مقابلے میں اتنے پیچھے رہ گئے ہیں کہ جب اچانک اپنے حلقوں سے کوئی ٹھوس تحقیقی کتاب سامنے آتی ہے تو دل اچھل پڑتا ہے۔

میں آباد شاہ پوری صاحب کی کتاب پر تبصرہ تو کیا کروں گا میں تو پڑھتے ہوئے ان کی تحقیقاتی کاوشوں اور حسن بیان کے ریلے میں بہہ گیا اور ہوش تب آئی جب دوسرے فرائض نے مجھے زبردستی کھینچ کر ساحل پر ڈال دیا۔

روس کے متعلق اس وقت سے پہلے جو کام ہو جانے چاہئیں تھے۔ افسوس کہ ہم کچھ زیادہ نہ کر سکے۔ لے دے کے ایک چراغ راہ کا سوشلزم نمبر اور کچھ کچا پکا کام دارالفکر کا تھا۔ اور بس! محض سفرناموں اور جزوی سرسری بحثوں یا اخباری نوٹوں سے تو کام نہیں چلتا۔ کم سے کم (WEBBS) کی پیش کردہ کتاب کی طرح کی کوئی کتاب ہونی چاہیئے مگر یہاں تو کوئی سفرنامہ بھی (INSIDE RUSSIA) کی سطح تک نہ پہنچ سکا۔ ہم نے ایمان کا ایک گھر تو بنایا مگر تحقیق اس گھر میں کبھی قدم نہ رکھ سکی۔ اب جب کہ روس اور روس کے مسلمانوں سے بالمشافہ بھی رابطے بڑھے ہیں اور تحریری ریکارڈ بھی آسانی سے دستیاب ہونے لگا ہے۔ اب ہماری ذمہ داری اس موضوع کے متعلق دوسری طرح کی ہے۔ خصوصاً روس جیسی سپر طاقت کا اپنے انقلابی فلسفوں اور اقتصادی نظریوں اور تاریخی تصورات کے ساتھ افغانستان میں ایک تمدن ناآشنا چھوٹی سی قوم سے زخم پہ زخم کھا کر پہاڑوں سے سر ٹکراتا اور پھر دُم دبا کر بھاگتا ایک ایسا واقعہ ہے کہ تاریخی جدلیت اور طبقاتی تصادم اور مادی ارتقا کے سارے کافرانہ ایمانیات آبگینوں کی طرح چٹانوں پر گر کر کرچی کرچی ہو گئے اور دوبارہ کبھی جڑ نہ سکیں گے۔ دنیا میں اشتراکی نظریہ و نظام کی اس پسپائی سے مکمل شکست کا آغاز ہو گیا۔

ادھر روس کے کچلے پسے مسلمانوں میں نئی امنگیں جاگ اٹھی ہیں اور مختلف علاقائی اور نسلی آبادیاں بھی خوفناک قسم کے مظاہرات کرتی دکھائی دے رہی ہیں۔

اس طرح کے حالات میں وقت نے ہمارے کانوں میں یہ سرگوشی کی کہ اب روس کے متعلق تحقیقی کام کا ایک تازہ چیلنج سامنے ہے اور اس چیلنج کا جواب دینے کے لیے ہماری طرف سے آبادشاہ پوری قلم و قرطاس لے کے میدان میں آگئے۔ میدان کیا، ایک گوشے میں بند ہو کے بیٹھ رہے۔ اب وہ باہر آئے ہیں اور ہاتھ میں ایک تحقیقی کتاب لیے مسکرا رہے ہیں۔

"زاروں کا ورثہ"، "مسلم مسئلے کا حل"، "سوویت پالیسیوں کے اثرات"، "اسلامی زندگی کا احیا"، "اجتماعی شب و روز"، "نئی نسل کے رجحانات"، "آبادی کا دھماکہ"، "مستقبل کے امکانات" اس کتاب کے ابواب کے عنوانات ہیں اور یہ عنوانات خود ہی بتا دیتے ہیں کہ لکھنے والے نے کیا پیش کیا ہوگا۔ مسلمانوں پر براہِ راست مظالم اور ان کے خلاف سیاسی، لسانی، اقتصادی اور تفرقہ انگیزانہ چالیں اس کتاب کے نسخے میں دیکھیے زار سے لے کر آج تک!

بہت ہی اہم ایک باب ہے۔ باب ششم۔ عنوان: "نئی نسل کے رجحانات"۔ روس میں لقمۂ مظالم بننے اور ٹکرانے یا یک بکا جا... اور عجیب عجیب تر اپنی روایات کو برقرار رکھنے اور اب باقاعدہ نظام رائج سے حسب موقع چھوٹے چھوٹے نکر و پیدا کرنے کا سلسلۂ احوال مسلمانوں کی ہم نسلوں پر محیط ہے۔

مختصر تعارف یہ ہے کہ پہلی نسل کی بڑی تعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور خاصی بڑی تعداد مختلف ممالک میں ہجرت کر گئی۔ دوسری نسل نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو سیاسی غلامی کے علاوہ کفر و الحاد کے شکنجے میں جکڑا ہوا پایا۔ تیسری نسل وہ ہے جس نے دوسری جنگ عظیم کے بعد جنم لیا اور اسے سوویت سانچوں میں ابھی [illegible] ڈھالنے کی کوشش کی گئی۔ چوتھی [illegible] اب اپنی پیشرو سے چارج لینے کی تیاری میں ہے۔ ثلث جیمربت کے [illegible] بود [illegible] تیسری نسل سے شروع ہوا تھا۔ اب چوتھی نسل کے ذریعے شاید وہ زور و حرکت [illegible] بدل جائے۔ لہٰذا آئندہ چند برس میں (افغان اثرات کو بھی شامل کرتے ہوئے) زندگی کی نئی اسلامی [illegible] ہونا قرین فہم ہے۔ اس قیاس کے لیے آباد صاحب نے تین نئے رویوں کا ذکر کیا ہے۔ مسلمانوں میں جبر اور بےبسی کی کیفیت ختم ہو چلی ہے۔ وہ معاملات و مسائل پر بحث کرتے ہیں [illegible] سے ہونے والی زیادتیاں ان کی زبانوں پر آنے لگی ہیں۔ دوسرا رویہ مناصب پر فائز پارٹی لیڈروں اور مسلم امہ کے لوگوں کا عام طریقہ تو دوہرا ہے مگر اب ایسے جرأت مندانہ واقعات ہونے لگے ہیں جیسے ازبک کمیونسٹ پارٹی کے اول سیکرٹری [illegible] امید وار [illegible] رشید ف

نے اس فیصلے پر کھل کر تنقید کی کہ ازبک بچوں کو ماسکو بھیج کر تربیت دینے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ تیسرا ـ دیہی مقامی لیڈر شپ کے دلیر لوگوں کا ہے جواب صاف صاف کہتے ہیں کہ ہمیں لوٹا جا رہا ہے، ہنرمندوں کے نام پر جو آئے دن سیلاب امڈتا رہتا ہے اس پر وہ سخت پیچ و تاب کھاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں پسماندگی منظور ہے لیکن روسیوں کا تسلط قبول نہیں۔ ازبک نوجوانوں کا لہجہ اس معاملے میں بڑا سخت ہے کہ ہر بات کا فیصلہ ماسکو کیوں کرتا ہے ؟۔ مسلمانوں کے اندر ایک فیصد لوگ بھی ایسے نہیں ملتے جو روسی قوم میں ضم ہونے کے لیئے تیار ہوں۔ مقامی جمہوریتوں کے لوگ صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ ہمارا گھر ہے، ہم اس کے مالک ہیں، یہ جمہوریہ ہماری جمہوریہ ہے۔

پھر ان پر یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ مسلم ماضی کا سراغ انہیں اسلام کی طرف لوٹنے اور اسلام کی بنیادوں پر متحد ہونے کی صورت ہی میں مل سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مسلم امہ کے (عالمی) دارالاسلام کا باسی سمجھتے ہیں۔ کلمہ طیبہ و سورۂ اخلاص پڑھ کر سناتے ہیں۔ اپنا تعارف کراتے وقت کہتے ہیں کہ "ہم بھی مسلمان ہیں مگر کافروں کے غلام"۔ بہت سے ترکستانی سیاسی مجاہدین افغانستان کے ساتھ جا ملے ہیں (ایک سوویٹ ماہر)۔ پھر اخلاقی اور احیائی تحریکوں پر گفتگو ہے۔

مگر کتاب کے مواد کی دلچسپی میرے قلم کو پکڑ پکڑ اتنا گھسیٹ لے گئی ہے کہ مجمل تبصرہ ساری حدوں کو توڑ گیا ہے۔ لہٰذا اب کتاب میں نے اٹھا کر ایک طرف رکھ دی ہے۔

آخر میں مختصراً یہ کہنا چاہتا ہوں کہ درجۂ اول کے اس تحقیقی کام کو درجۂ اوّل کی جس تخلیقی زبان میں پیش کیا گیا، اس طرح کی مثالیں کم ملیں گی۔

کاش کہ یہاں کوئی ایسی بلند مقاصد اسلامی رجحان کی حکومت موجود ہوتی جو نہ صرف روس کے متعلق ایسے ریسرچ کے کاموں کا ادارہ قائم کرتی بلکہ پبلسٹی اور پروپیگنڈے کی ایک خاص محتاط مہم روسی مسلمانوں میں نئی اسلامی زندگی پیدا کرنے کے لیئے شروع کر سکتی۔ مگر یہاں تو انتقامی ردِ عمل اور باہمی تصادم اور لادینیت اور رامش و رنگ کی ثقافت کا زور ہے۔

اسلامی نظریۂ ادب ترتیب و تدوین از جناب سید اسعد گیلانی و اختر حجازی۔ ناشر : ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار لاہور۔ صفحات ۲۱۱ مجلد، کاغذ سفید، طباعت اچھی، قیمت/۳۰ روپے۔

سید اسعد گیلانی صاحب کو کچھ سیدوں پیروں والی کرامات حاصل ہیں کہ ان کا دماغ کتابیں ایسی تیزی سے تیار کرتا ہے جیسے ڈیٹرائیٹ کا کارخانہ کاریں بناتے ہیں اور کمال یہ کہ ہر کتاب ایسی کہ پڑھے بغیر رہا نہ جائے۔ اب تو اختر حجازی کی صلاحیتیں بھی ان کے ساتھ ہیں۔

اسلامی نظریۂ ادب میں انہوں نے ۱۹ مقالات مختلف اصحاب کے قلم سے جمع کر دیئے۔ کہیں ۱۹ کا عددی کرشمہ تو مرتبین کے سامنے نہیں رہا۔ سب مقالہ نگار ایسے ہیں جن انسانی غلام و تعمیر خدا پرستانہ اسلامی اقدار کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں۔ کئی سال کے پرانے مقالات بھی ہیں اور قریبی دور کے بھی۔

وہ عنقریب جو کانفرنس اصحاب علم وادب کی بلا رہے ہیں، یہ کتاب ان کے لیئے سامانِ تواضع ہے

آسمانِ ہدایت کے ستر ستارے از جناب طالب ہاشمی — ناشر : البدر پبلیکیشنز، ۳۲ رحمت مارکیٹ، اُردو بازار لاہور۔ صفحات ۵۶۸، سنہری ڈائی والی مضبوط جلد۔ قیمت/۷۰ روپے۔

بھئی اتنے شہرت یافتہ قلم کار کا اتنا مقبول عام موضوع، کون نہیں جانتا کہ یہ کیا چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ستر صحابیوں کے حالات دلچسپ پیرائے اور مستند حوالوں کے ساتھ اور اہم ضمیموں کے ساتھ، اسما و اعلام پر اعراب لگے ہوئے، آپ کے سامنے ہیں۔ دنیا کے بہترین انسانوں کی سوانحی تصویریں — یہ کام ہاشمی صاحب نے آلام و مصائب کے گھیرے میں رہ کر کیا ہے۔ خدا ان پر کرم کرے۔

میرا تو ان کو مشورہ ہے کہ اب تک صحابہؓ کے جو حالات تین چار کتابوں میں انہوں نے لکھے ہیں ان کے ساتھ بقیہ اصحاب کے تذکرے بھی شامل کر کے ایک "صحابہ انسائیکلوپیڈیا" بنا دیں جو اردو میں اُسد الغابہ جیسا مقام حاصل کرے۔